پیارے رسول ﷺ کی پیاری نماز

احادیث کی روشنی میں

مع توثیقات علمائے اہلحدیث (باصطلاح جدید)

مرتب

حضرت مولانا **شاہد معاویہ** زید مجدہٗ

پسند فرمودہ

مرکزی امیر اتحاد اہلسنۃ والجماعۃ
استاذ المناظرین حضرت مولانا مفتی **محمد انور صفدر** اوکاڑوی حفظہ اللہ

مرکزی نائب امیر
محقق عصر حضرت مولانا **فضل الرحمٰن** دھرم کوٹی دامت برکاتہم

مرکزی نائب امیر
استاذ الحدیث حضرت مولانا **منیر احمد منور** دامت فیوضہم

مرکزی ناظم اعلیٰ
حضرت مولانا مفتی **شاہد مسعود** مدظلہ العالی

1 شروع نماز میں کانوں تک ہاتھ اُٹھانا

عن أنس قال: كان رسول الله ﷺ إذا افتتح الصلاة كبر ورفع يديه حتیٰ يحاذي بابهاميه أذنيه۔ رواه ابو يعلیٰ في مسنده

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے تو دونوں ہاتھ کانوں تک لے جاتے۔''

(مسند ابی یعلیٰ موصلی ص ۷۱۲، حدیث ۳۷۳۵ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان)

محدث زیلعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: أسناده كلهم ثقات۔

(نصب الرایہ ج ۱ ص ۳۹۰ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ پشاور)

اسی مسئلہ سے متعلق روایت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: هذا اسناد صحيح على شرط الشيخين۔

(مستدرک حاکم ج ۱ ص ۳۵۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

مشہور غیر مقلد عالم عبدالرؤف بن عبدالحنان اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں کہ: ''یہ حدیث صحیح ہے۔''

(القول المقبول فی تخریج وتعلیق صلوٰۃ الرسول ص ۳۴۷ طبع ثالث المکتبۃ العلمیۃ)

2 نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

عن وائل بن حجر قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وضع يمينه علىٰ شماله في الصلاة تحت السرة۔ رواه ابن ابی شيبه في مصنفه

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھتے تھے۔''

(مصنف ابن ابی شیبہ تحقیق الشیخ محمد عوامہ ج ۳ ص ۳۲۰ مطبوعہ دار القبلۃ الاسلامیۃ علوم القرآن)

محدث عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ورجاله كلهم ثقات۔

(طوالع الانوار شرح در مختار ج ۱ ص ۶۲۰ قلمی نسخہ الازھریۃ)

مشہور مترجم غیر مقلد وحید الزماں لکھتے ہیں کہ ''ابن ابی شیبہ نے

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مرفوعا تحت السرہ نقل کیا ہے۔"

(موطا امام مالک مترجم ص ۱۶۱ مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

مولوی عبدالرؤف صاحب ہی لکھتے ہیں: "مصنف ابن ابی شیبہ کے کسی نسخے میں حدیث وائل کے ایک طریق میں تحت السرۃ کے الفاظ ہیں اور اس کی سند صحیح ہے۔"

(القول المقبول ص ۳۴۱)

3 نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنا

عن عائشة قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استفتح الصلاة قال: سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمۡدِكَ وَ تَبَارَكَ اسۡمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيۡرُكَ۔ رواہ الحاکم فی المستدرک

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو پڑھتے: سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمۡدِكَ وَ تَبَارَكَ اسۡمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيۡرُكَ۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ هذا حديث صحيح الاسناد على شرط الشيخين۔

(مستدرک حاکم ج ۱ ص ۳۱۹ حدیث ۷۹۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

غیر مقلد عالم ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی اس روایت کو ترجیح دیتے ہوئے لکھتے ہیں: "تکبیر تحریمہ کے بعد قرأت شروع کرنے سے پہلے دعا استفتاح پڑھنا مسنون ہے جو یہ ہے: سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ ......الخ۔ (اگر چاہے تو اس کے علاوہ یہ دعا پڑھے) اَللّٰهُمَّ باعد بيني......الخ۔

صدیقی صاحب اس روایت کی تخریج میں حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ "مستدرک حاکم ۱/ ۲۳۵ میں حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی موافقت کی ہے۔"

(نماز مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص ۲۶۴ مطبوعہ انصار السنہ لاہور)

4 نماز میں امام کا بِسْمِ اللّٰہ آہستہ پڑھنا

❁ انس بن مالك قال: صلّيت خلف النبی صلی الله عليه وسلم و ابی بکر و عمر و عثمان، فلم اسمع احداً منهم يجهر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ رواه ابن الجعد فی مسنده

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی لیکن میں نے ان میں سے کسی کو بھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اُونچی آواز سے پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔''

(مسند ابن الجعد ص ۱۴۶ حدیث ۹۲۲ مطبوعہ موسستہ نادر)

❁ علامہ مجد الدین ابوالبرکات عبدالسلام بن تیمیہ حرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''باسناد علی شرط الصحیح۔'' (المنتقی من اخبار المصطفی ج ۱ ص ۳۷۵ مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان)

❁ مشہور غیر مقلد عالم حافظ زبیر علی زئی اس روایت کی سند کے بارے میں لکھتے ہیں:

''اس کی سند صحیح ہے۔'' (ماہنامہ الحدیث حضرو شمارہ نمبر ۹۹ ص ۱۱ مکتبہ الحدیث حضرو اٹک)

❁ غیر مقلد عالم غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری لکھتے ہیں کہ امام ہو یا مقتدی تعوذ آہستہ آواز میں پڑھیں۔ جیسا کہ صحیح سند سے ثابت ہے کہ ابو وائل کہتے ہیں کہ نماز میں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) تعوذ اور تسمیہ آہستہ آواز میں پڑھتے تھے۔

(تسہیل الوصول الی تخریج وتعلیق صلوٰۃ الرسول ص ۱۵۷ مطبوعہ نعمانی کتب خانہ)

5 امام کی قرأت کو خاموشی سے سننا

❁ عن ابی موسیٰ الاشعری قال ان رسول الله صلی الله عليه وسلم خطبنا فبين لنا سنتنا و علمنا صلوتنا فقال اذا صليتم فا قيموا صفوفكم ثم ليؤمّكم احدكم فاذا كبر فكبروا و اذا قرء فانصتوا واذا قال

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْن۔

رواہ مسلم فی صحیحہ بروایت الجریر عن سلیمان عن قتادۃ

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں خطاب فرمایا اور سنت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تلقین فرمائی اور نماز کا طریقہ بتلایا اور یہ فرمایا کہ نماز پڑھنے سے قبل اپنی صفوں کو درست کرلو، پھر تم میں سے ایک تمہارا امام بنے، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور جب وہ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو تم اٰمِيْن کہو۔'' (صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۷۴)

مشہور غیر مقلد عالم زبیر علی زئی اس حدیث اور مسلم کی تمام روایات کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ''صحیح مسلم میں سلیمان التیمی رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کردہ روایت (واذا قرأ فانصتوا اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش ہو جاؤ) صحیح محفوظ ہے بعض ائمہ کا اسے ضعیف و معلول قرار دینا صحیح نہیں اور نہ صحیح مسلم کی احادیث کو ضعیف وشاذ کہنا جائز ہے۔'' (توضیح الاحکام ج ۱ ص ۲۹۶ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ)

6 اکیلے نماز پڑھنے میں قرأت کا حکم

عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال امرنا ان نقرأ بفاتحۃ الکتاب وما تیسر۔

رواہ ابو داؤد فی سننہ

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم فرمایا کہ ہم سورۃ الفاتحہ اور جو آسان ہو پڑھیں۔'' (سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۱۱۸ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی)

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کے بارے میں لکھتے ہیں: ''اَسْنَادُہٗ صَحِیْح۔''

(تلخیص الحبیر ج ۱ ص ۲۳۲ مطبوعہ المکتبہ الاثریہ)

غیر مقلد عالم محمد خالد سیف اس روایت کی تصحیح محدثین سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''حافظ ابن حجر اور امام ابن سید الناس نے وضاحت فرمائی ہے کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔'' (نماز مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حاشیہ نمبر ۱ ص ۸۷ مطبوعہ طارق اکیڈمی فیصل آباد)

7 نماز میں آمین آہستہ کہنا

عن علقمۃ بن وائل رضی اللہ عنہ عن أبیه انہ صلّی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قال (غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ) (فاتحۃ الکتاب: ۷) قال: اٰمِیۡن یخفض بھا صوتہٗ۔ رواہ الحاکم فی المستدرک

''حضرت علقمہ بن وائل رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ کہہ چکے تو اٰمِیۡن کہا اور اٰمِیۡن کہتے ہوئے اپنی آواز پست رکھی۔''

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''ھٰذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین۔''
(مستدرک حاکم ج ۲ ص ۲۵۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

غیر مقلد زبیر علی زئی نے اس روایت سے استدلال کیا ہے کہ ''سرّی نمازوں میں آمین سرًا کہنا چاہیے۔'' (مختصر صحیح نماز نبوی ص ۱۳ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ)

8 ترک رفع یدین کی تعلیم

عن علقمۃ قال: قال عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ الا اُصلّی بکم صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلّی فلم یرفع یدیه الّا فی اوّل مرّۃ قال وفی الباب عن البراء بن عازب قال ابو عیسیٰ حدیث ابن مسعود حدیث حسن وبہ یقول غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وھو قول سفیان واھل الکوفۃ۔ رواہ الترمذی فی سننہ

''حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں حضور علیہ السلام جیسی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ چنانچہ آپ نے نماز پڑھی اور پہلی مرتبہ (تکبیر تحریمہ کے وقت) رفع یدین کرنے کے علاوہ کسی اور جگہ رفع یدین نہیں کیا اور ترک رفع یدین کے باب میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور بے شمار اہل علم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم اسی کے (صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنے کے) قائل ہیں اور یہی حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہل کوفہ کا قول ہے۔"

(ترمذی ج ۱ ص ۵۹ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی)

غیر مقلدین کے محدّث العصر ناصر الدین البانی تحریر فرماتے ہیں:

والحقّ انّہٗ حدیث صحیح و اسنادہٗ صحیح علیٰ شرط مسلم ولم نجد لمن اعلّہٗ حجّۃ یصلح التعلق بھا و رد الحدیث من أجلھا۔

"حق بات یہ ہے کہ یہ حدیث بھی صحیح ہے اور اس کی سند بھی مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے اور جن لوگوں نے اس حدیث کو معلول قرار دیا ہے ہمیں ان کی کوئی ایسی دلیل نہیں ملی جس سے استدلال صحیح ہو اور اس کی وجہ سے حدیث رد کر دی جائے۔"

(مشکوٰۃ المصابیح محمد ناصر الدین البانی ج ۱ ص ۲۵۴ المکتبہ الاسلامیہ بیروت)

9 سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنوں کا پہلے زمین پر رکھنا

عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد وضع رکبتیہ قبل یدیہ و اذا نھض رفع یدیہ قبل رکبتیہ۔ رواہ النسائی فی سننہ

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سجدہ کرتے تو گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے (زمین پر) رکھتے اور جب اُٹھتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے (زمین سے) اُٹھاتے۔" (سنن نسائی ج ۱ ص ۱۶۵ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

علامہ خطابی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: حدیث وائل بن حجر أثبت من ھذا (حدیث ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ)۔ (معالم السنن ج ۱ ص ۱۸۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

مشہور غیر مقلد مؤلف مولانا حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی اس مسئلہ پر اپنی تحقیق کا حاصل لکھتے ہیں: "الحاصل ترجیح پہلی حدیث (وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) کو ہے ابو سلیمان خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ "حدیث وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی بہت ثابت ہے۔ اس حدیث (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے" پس اکثر عمل حدیث وائل پر چاہیے۔"

(صلوٰۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ص ۲۱۲، ۲۱۳ مطبوعہ نعمانی کتب خانہ)

مشہور غیر مقلد امام العصر، حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی اس روایت کو ترجیح دینے کی حکمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''تا کہ زمین پر پڑتے وقت اعضائے بدن کی ترتیب درست رہے۔'' (صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۳۹ مطبوعہ طارق اکیڈمی فیصل آباد)

10 تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنے کا طریقہ

عن عبد اللہ ابن الزبیر رضی اللہ عنہ انہ ذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یشیر باصبعہ اذا دعا ولا یحرکھا۔ رواہ ابو داؤد فی سننہ

''حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا فرماتے تو اپنی انگلی مبارک سے اشارہ کرتے اور اس کو حرکت نہیں دیتے تھے۔''

(سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۱۴۲ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

مشہور غیر مقلد پروفیسر محمد خالد سیف صاحب اس مسئلہ کے متعلق تین روایات بشمول مذکورہ روایت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: ''ان مذکورہ تین حدیثوں سے تشہد کی تین مختلف کیفیتیں معلوم ہوئیں تینوں ہی صحیح ہیں۔''

(نمازِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۱۶ مطبوعہ طارق اکیڈمی فیصل آباد)

شعبہ نشر و اشاعت

اتحاد اہلسنۃ والجماعۃ پاکستان

مرکزی دفتر: علی منزل، مکان نمبر P-228، گلی نمبر 1 محمد پورہ، فیصل آباد، پنجاب، پاکستان

0345-8484283, 0321-6682581